یہ کوئی آفیشلی پبلش کی گئی کتاب نہیں، بلکہ محض ایک انتخاب ہے۔

کمپوزر/انتخاب: وقار عظیم، روشنی

پروف ریڈر: وقار عظیم

کتابی شکل: روشنی

اب سچ کہیں تو یارو ہم کو خبر نہ تھی

بن جائے گا قیامت ایک واقعہ ذرا سا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دربدر پھرتے رہے سوختہ ساماں تیرے

ہم مہاجر تھے کہ انصار میسر آتے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ عشق بہت مشکل تھا مگر آسان نہ تھا یوں جینا بھی

اس عشق نے زندہ رہنے کا مجھے ظرف دیا پندار دیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اک لمحہ جو گم ہو گیا دونوں سے اچانک

دونوں نے بہت یاد کیا پھر نہیں آیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم چھین لیں گے تم سے یہ شانِ بے نیازی

تم مانگتے پھرو گے اپنا غرور ہم سے

ہم چھوڑ دیں گے تم سے یوں بات چیت کرنا

تم پوچھتے پھرو گے اپنا قصور ہم سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسافتوں میں کبھی یوں بھی معتبر ٹھہروں

کہ دو قدم ہی سہی اُس کا ہمسفر ٹھہروں

تم ہی بتاؤ بھلا کس طرح یہ ممکن ہے

وہ میرے شہر میں آئے اور میں بے خبر ٹھہروں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جو بھی لکھا ہے اپنے ہی خوں سے کشید ہے

میں نے کسی کے زیرِ اثر کچھ نہیں کیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم انا پرست، تنگ دست بہت ہیں محسن

پر الگ بات کہ عادت ہے امیروں جیسی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آخر شب ہے مری ذات سے نظریں نہ چرا

اے غمِ ہجر! ترے قد کے برابر ہوں میں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں نے مہتاب کی کرنوں سے بچایا تھا جسے

دھوپ اَوڑھے ہوئے پھرتا ہے وہ بازاروں میں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جو شخص شہر میں سبھی کو ہنسی بانٹ رہا تھا

یہ دل اسی کی بزم میں جا کر اداس تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں دشمنوں کے کسی وار سے نہیں ڈرتا

مجھے تو اپنے ہی یاروں سے خوف آتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھے معلوم ہے میرا مقدر تم نہیں لیکن

میری تقدیر سے چھپ کر میرے اک بار ہو جاؤ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر قدم پہ جتاتے تھے جو خطائیں میری

کھو دیا مجھ کو تو یاد آئیں وفائیں میری

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نہ سہہ سکوں گا غم ذات کو اکیلا میں

کہاں تک اور کسی پر کروں بھروسہ میں

****

یہی بہت ہے بیٹھا ہے سر جھکائے ہوئے

مجھے اجاڑ کر وہ شخص پشیماں تو ہے

****

یوں بھی شاید مل سکے ہونے نہ ہونے کا سراغ

اب مسلسل خود کے اندر جھانکتا رہتا ہوں میں

****

نہ رد کیا مجھے نہ انتخاب میں رکھا

رکھا تو دربدرری کے عذاب میں رکھا

وہ جس کے واسطے صدیوں کی عمر مانگی تھی

ہو اس کی خیر اس نے عذاب میں رکھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشناسی دہر کی تنہا ہمیں کرتی گئی

ہوتے ہوتے ہم زمانے سے جدا ہوتے گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نہ سوال بن کر ملا کرو، نہ جواب بن کر ملا کرو

میری زندگی میرے خواب ہیں، مجھے خواب بن کر ملا کرو

مجھے اچھے لوگ بہت ملے، میں تو ان کے قرض سے بھر گیا

جو ہو سکے کبھی تو، خراب بن کر ملا کرو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شکووں کا جب جواب نہ اِن سے بَن پڑا

گردن میں میری ڈال دیئے مُسکرا کے ہاتھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لوگ منتظر ہی رہے کہ ہمیں ٹوٹتا دیکھیں

ہم ضبط کرتے کرتے پتھر کے ہو گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جو بدلا تو روبرو ہم بھی بدل گئے

وفا کی تھی اس سے کوئی بندگی تو نہیں

اس کے بنا بھی تو زندگی کٹ ہی جائے گی

حسرتِ زندگی تھا کوئی شرطِ زندگی تو نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھ سے بچھڑ کر شہر بھر میں گھل مل گیا وہ شخص

حالانکہ شہر بھر سے عداوت اسے بھی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے

یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو

☆☆☆☆☆☆☆☆

میرے خلاف گواہی میں پیش پیش رہا
منصوبہ بندیوں میں جو میرا شریک تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم نہ ہوں گے تو کون منائے گا تمہیں
یہ بری بات ہے ہر بات پہ روٹھا نہ کرو

☆☆☆☆☆☆☆☆

منکر ہے وہی اب مری پہچان کا محسن
اکثر مجھے خط خون سے لکھتا تھا جو اک شخص

☆☆☆☆☆☆☆☆

مل گیا تھا جو مقدر وہ کھو کے نکلا ہوں
میں اک لمحہ ہوں ہر بار رو کے نکلا ہوں
راہِ دنیا میں مجھے کوئی بھی دشواری نہیں
میں تیری زُلف کے پیچوں سے ہو کے نکلا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆

حادثے کیا کیا تمہاری بے رخی سے ہو گئے
ساری دنیا کے لئے ہم اجنبی سے ہو گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غیروں کو کیا پڑی ہے کہ رسوا کریں مجھے

ان سازشوں میں ہاتھ کسی آشنا کا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فی الحال دشمنوں کی ضرورت نہیں ہمیں

کافی ہیں دوستوں کے خصوصی کرم ابھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مری تقدیر کو بدل دیں گے میرے پختہ ارادے

مری قسمت نہیں محتاج مرے ہاتھ کی لکیروں کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتابوں سے دلیلیں دوں یا خود کو سامنے رکھ دوں

وہ مجھ سے پُوچھ بیٹھا ھے "محبت" کس کو کہتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گفتگو کسی سے ہو، تیرا دھیان رہتا ہے

ٹُوٹ ٹُوٹ جاتا ہے سلسلہ تکلّم کا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گئی رتوں میں حسن ہمارا بس ایک ہی تو یہ مشغلہ تھا

کسی کے چہرے کو صبح کہنا، کسی کے گیسو کو شام لکھنا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جو اک رفاقت تھی اب کہاں رہی باقی

عمر بھر کا رشتہ بھی دو گھڑی سا لگتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کُوچے کو تیرے چھوڑ کے جوگی ہی بن جائیں مگر

جنگل تیرے، پربت تیرے، بستی تیری، صحرا تیرا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میرے سجدوں کے تسلسل کو تُو کیا جانے اس دوست

سر جھکایا تیری خوشی مانگی، ہاتھ اُٹھایا تیری زندگی مانگی

****

وہ درخت جن پر پرندوں کے گھر نہیں ہوتے

دراز جتنے بھی ہوں معتبر نہیں ہوتے

میرے دوستوں کی پہچان ہے صرف اتنی

کہ اُن کے دلوں میں نفرتوں کے گھر نہیں ہوتے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نہ جانے کیوں میری آنکھوں میں آ گئے آنسو

ہاتھ بڑھایا جو کسی نے دوستی کے لیے

☆☆☆☆☆☆☆☆

دل میں ہوتا تو کسی طور نکل بھی جاتا

اب تو وہ شخص بہت دور تلک ہے مجھ میں۔

****

یہ کناروں سے کھیلنے والے

ڈوب جائیں تو کیا تماشا ہو

****

نہ سنگِ میل تھا کوئی نہ کوئی نقشِ قدم

تمام عمر ہوا کی طرح سفر میں رہے

****

بات کرنی ہمیں مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی

جیسی اب ہے تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

****

ہوتی نہیں قبول دعا ترکِ عشق کی

دل چاہتا نہ ہو تو دعا میں اثر کہاں

****

ہنسی خوشی سے بچھڑ جا اگر بچھڑنا ہے

یہ ہر مقام پر کیا سوچتا ہے آخر تو

****

ندیم ترک محبت کو ایک عمر ہوئی

میں اب بھی سوچ رہا ہوں اسے بھول جاؤں

****

اے سنگ زنو! کانچ کا پیکر ہمیں جانو

اک بار جو بکھرے تو نہ ہاتھ آئیں گے ہم لوگ

****

اُس نے چھو کر مجھے پتھر سے پھر انسان کیا

مدتوں بعد میری آنکھوں میں آنسو آئے

****

ہم لوگ تو خوشبو کی طرح ہیں تیرے اطراف

ہم سادہ دلوں سے تو سیاست نہیں کرنا

میں خود کو میسر نہیں آیا ہوں ابھی تک

تم سے بھی نہ مل پاؤں تو حیرت نہیں کرنا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اُس نے چھو کر مجھے پتھر سے پھر انسان کیا

مدتوں بعد میری آنکھوں میں آنسو آئے

****

آبگینوں کو جو توڑا تو وہ ٹھہرے مٹی

سنگریزوں کو جو پرکھا تو وہ مرمر نکلے

****

خود کو یوں محصور کر بیٹھا ہوں اپنی ذات میں

منزلیں چاروں طرف ہے راستہ کوئی نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اک روز تو کیا وہ حشر تلک، رکھے گی کھلا دروازے کو

تم لوٹ کے کب گھر آؤ گے، سجنی کو بتاؤ انشاء جی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم ایسی کل کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں

کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ تو ہی میرے کرب کا مفہوم سمجھ لے

ہنستا ہوا یہ چہرہ زمانے کے لیے ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئی زنجیر پھر واپس وہیں پر لے کے آتی ہے

کٹھن ہو راہ تو چھوٹتا ہے گھر آہستہ آہستہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

قاتل سے پوچھ پائے نہ ہم قتل کا سبب

ہم کو ہمارے ظرف نے خاموش کر دیا

کرتا تھا روز باتیں بھولنے کی وہ

لو آج ہم نے اُس کو فراموش کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اعتبارِ عشق کی خانہ خرابی دیکھنا

غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا مجھ پر ہوا

☆☆☆☆☆☆☆☆

مگن کس دھن میں اپنے آپ کو دن رات رکھتا ہے

نجانے آج کل وہ کیسے معمولات رکھتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم نے تو تھک کے دشت میں خیمے لگا لیے

تنہا کٹے کسی کا سفر تم کو اس سے کیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بے قراری جو کوئی دیکھے ہے، کہتا ہے یہی

کچھ تو ہے میر، کہ اِک دم تجھے آرام نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اڑتے اڑتے آس کا پنچھی دور افق میں ڈوب گیا

روتے روتے بیٹھ گئی آواز کسی سودائی کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہوئے مر کے ہم جو رسوا، ہوئے کیوں نہ غرق دریا

نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جو بساطِ جاں ہی اُلٹ گیا، وہ جو راستے سے پلٹ گیا

اُسے روکنے سے حصول کیا، اُسے مت بُلا اُسے بُھول جا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تیرے بغیر بھی تو غنیمت ہے زندگی

خود کو گنوا کے کون تیری جستجو کرے

چپ چاپ اپنی آگ میں جلتے رہو فراز

دنیا تو عرضِ حال سے بے آبرو کرے

☆☆☆☆☆☆☆☆

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور، کب تلک

'ہم کہیں گے حالِ دل، اور آپ فرمائیں گے کیا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

نہیں فرصت یقیں مانو ہمیں کُچھ اور کرنے کی

تیری باتیں تیری یادیں بہت مصروف رکھتی ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا

پھر اسکے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

☆☆☆☆☆☆☆☆

جو موتیوں کی طلب نے کبھی اداس کیا

تو ہم بھی راہ سے کنکر سمیٹ لائے بہت

☆☆☆☆☆☆☆☆

بھرے گا اونچی اڑانوں سے جی ترا آخر

مری شکستہ منڈیروں سے رابطہ رکھنا

☆☆☆☆☆☆☆☆

رکھتے ہیں کیسے اپنا بھرم، کچھ پتا نہیں

جتنے سفید پوش ملے، بے زباں ملے

☆☆☆☆☆☆☆☆

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاوں گی

وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کرنے گئے تھے اُن سے تغافل کا ہم گلہ

کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اب یہ نیکی بھی ہمیں جرم نظر آتی ہے

سب کے عیبوں کو چھپایا ہے بہت دن ہم نے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس نے خوشبو سے کرایا تھا تعارف میرا

اور پھر مجھ کو بکھیرا بھی ہوا ہی کی طرح

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یوں ریزہ ریزہ ہو گیا خوابوں کا ہر محل

میں بکھری خواہشوں کے بدن جوڑتا رہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رسم دنیا ہے نئی بات نہیں ہے کوئی

اب گرا دیتے ہیں مجھ کو وہ اٹھانے والے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اب اپنی حقیقت بھی ساغر بے ربط کہانی لگتی ہے

دُنیا کی حقیقت کیا کہیئے کُچھ یاد رہی کُچھ بھول گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج کیوں بے سبب اداس ہے جی

عشق ہوتا تو کوئی بات بھی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆

بھری دنیا میں جی نہیں لگتا

جانے کس چیز کی کمی ہے ابھی

☆☆☆☆☆☆☆☆

انہی پتھروں پہ چل کے اگر آسکو تو آؤ

میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

دم رخصت وہ چپ رہے

آنکھ میں پھیلتا گیا کاجل

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں نے تو یونہی راکھ میں پھیری تھیں انگلیاں

دیکھا جو غور سے تیری تصویر بن گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی تصویر پہ نازاں ہو تمہارا کیا ہے

آنکھ نرگس کی دُہن غنچہ کا حیرت میری

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب کبھی تم کو بھولنا چاہا

انقاماُ تمہاری یاد آئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ محبت ایسا منفرد کھیل ہے غالب

جو سیکھ جاتا ہے وہی ہار جاتا ہے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابھی جستجو میں ہوں اس کی،تو احساس نہیں اس کو

رو رہ کے پکارے گا ہمیں مر تو جانے دو ذرا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وندیں گریں تو آنکھ میں آنسو بھی آ گئے

بارش کا اس کی یاد سے کوئی رشتہ ضرور ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عکس جاناں کی خیر ہو ربا

خواب آنکھوں سمیت ٹوٹا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ اس لیے بھی تم سے محبت ھے مجھ کو

میرا تو کوئ نہیں ھے تمھارا تو کوئ ھو

☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعار پڑھے جس نےسو جان گیا ھم کو

اک شخص نے تو ھم کو اب بھی نہ مگر جانا

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایسا کیوں کے جانے سے صرف ایک انسان کے

ساری زندگانی ہی بےثبات ہو جائے

ایک بار کھیلے تو وہ میری طرح اور پھر

جیت لے وہ ہر بازی مجھ کو مات ہو جائے

☆☆☆☆☆☆☆☆

شکوے شکایتوں کی نہیں یہ ظرف کی بات ہے

ترے وہم و گماں میں بھی ہم نہیں اور تمہارا لفظ لفظ ہمیں یاد ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

کاش میرے بس میں بھی ہوتا تجھ سے غافل ہو جانا

ہم بھی سکوں سے رہتے بے خبر تیری طرح

☆☆☆☆☆☆☆☆

آؤ کہ بنا کے توڑ دیں گھروندے ریت کے

آؤ کہ اسی عمر میں درد سے آشنا ہو جائیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آندھیوں کا غرور توڑنے کیلئے

تن کر کھڑا ہوں تری انا کی طرح

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اور ہوں گے جنہیں تکلیف سفر ہو گی محسوس

میں رہنمائے منزل ہوں میرا مقصد سفر کچھ اور ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بن تمہارے کبھی نہیں آئی

کیا مری نیند بھی تمہاری ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت کا ارادہ اب بدل جانا بھی مشکل ہے

تمہیں کھونا بھی مشکل ہے، تمہیں پانا بھی مشکل ہے

اداسی تیرے چہرے کی گوارا بھی نہیں، لیکن

تیری خاطر ستارے توڑ کر لانا بھی مشکل ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

چہرے پہ مرے زُلف کو پھیلاؤ کسی دن

کیا روز گرجتے ہو، برس جاؤ کسی دن

رازوں کی طرح اُترو مرے دل میں کسی شب

دستک پہ مرے ہاتھ کی کُھل جاؤ کسی دن

☆☆☆☆☆☆☆☆

چہرے بدل بدل کے مجھے مل رہے ھیں لوگ

اتنا برا سلوک میری سادگی کے ساتھ

☆☆☆☆☆☆☆☆

تیز بارش میں کبھی سرد ہواؤں میں رہا

اک تراذ کر تھا جو میری صداؤں میں رہا

کتنے لوگوں سے میرے گہرے مراسم تھے مگر

تیرا چہرہ ہی فقط میری دعاؤں میں رہا

☆☆☆☆☆☆☆☆

چہرہ میرا تھا نگاہیں اس کی

خامشی میں بھی وہ باتیں اس کی

ایسے موسم بھی گذارے ہم نے

صبحیں جب اپنی تھیں شامیں اس کی

☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھے کسی سے محبت نہیں کسی کے سوا

میں ہر کسی سے محبت کروں کسی کے لئے

☆☆☆☆☆☆☆☆

سلوٹیں ھیں میرے چہرے پہ تو حیرت کیسی

زندگی نے مجھے کچھ تم سے زیادہ پہنا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ کاغذی پھول جیسے چہرے مذاق اُڑاتے ھیں آدمی کا

انہیں کوئی کاش یہ بتادے، مقام اُونچا ھے سادگی کا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شاید وہ کوئی حرفِ وفا ڈھونڈ رہا تھا

چہروں کو بڑے غور سے پڑھتا تھا جو اک شخص

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چہرے سجے سجے ہیں تو دل ہیں بجھے بجھے

ہر شخص میں تضاد ہے دن رات کی طرح

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت ہو تو بے حد ہو نفرت ہو تو بے پایاں

کوئی بھی کام کم کرنا ہمیں ہر گز نہیں آتا

☆☆☆☆☆☆☆☆

وں غلط تو نہیں چہروں کا تاثر لیکن

لوگ ویسے بھی نہیں جیسے نظر آتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

زندگی درد کا عنواں کہاں تھی پہلے

مبتلا رنج میں جاں کہاں تھی پہلے

دل جو ٹوٹا تو کھلا سب کی محبت کا بھرم

اپنے بیگانے کی پہچان کہاں تھی پہلے

☆☆☆☆☆☆☆☆

ابھی تک راستے کے پیچ و خم سے دل دھڑکتا ھے

میرا ذوقِ طلب شاید ابھی تک خام ھے ساقی

☆☆☆☆☆☆☆☆

مُحبت، عداوت، وفا، بے رُخی

کرائے کے گھر تھے بدلتے رہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

ابھی تو دِل میں ہلکی سی خلش محسوس ھوتی ھے
بہت ممکن ھے کل اس کا مُحبت نام ھو جائے

☆☆☆☆☆☆☆☆

تجھے تنہا محبت کا یہ دریا پار کرنا ہے
ندامت ہو گی اُس کے حوصلوں کو آزمانے سے

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کُچھ اور شے ھے محبت نہیں ھے
سکھاتی ھے جو غزنوی کو ایازی

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی

اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت بندگی ہے اس میں تن کا قرب مت مانگ

کے جس کو چھو لیا جائے اس کی عبادت نہیں ہوتی

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہے بسکہ ان کے ہر اشارے میں نشاں اور

کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

☆☆☆☆☆☆☆☆

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

☆☆☆☆☆☆☆☆

لوگ منتظر رہے کہ ہمیں ٹوٹتا دیکھیں

ہم ضبط کرتے کرتے پتھر کے ہو گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کہیں تُو میری محبّت میں گُھل رہا ہی نہ ہو

خدا کرے، تجھے یہ تجربہ ہوا ہی نہ ہو

سپردگی میرا معیار تو نہیں، لیکن

مَیں سوچتا ہوں، تیرے رُوپ میں خدا ہی نہ ہو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت کی شدر میں آنکھیں اس قدر چندیا گئیں

ہر چمکتے چیز کو سونا سمجھا ہم نے

دیوانہ اس قدر محبت نے بنایا ہم کو

کے اپنوں کو بیگانہ سمجھا ہم نے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت کے لئے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں

یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پہ گایا نہیں جاتا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لفظوں کی آبرو رکھنا شیوہ ہے اہلِ محبت کا

جو رسوا کرے الفاظ وہ سودائی کیا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

میں کہ صحرائے محبت کا مسافر تھا فراز

ایک جھونکا تھا کہ خوشبو کے سفر پر نکلا

☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھ کو نفرت سے نہیں پیار سے مصلوب کرو

میں تو شامل ہوں محبت کے گناہ گاروں میں

☆☆☆☆☆☆☆☆

یاد رکھنا ہی محبت میں نہیں ہے سب کچھ

بھول جانا بھی بڑی بات ہوا کرتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

ان کا جو کام ہے وہ اہل سیاست جانیں،

میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

محبت کی محبت تک ہی جو دنیا سمجھتے ہیں

خدا جانے وہ کیا سمجھے ہوئے ہیں کیا سمجھتے ہیں

جمال رنگ و بو تک حسن کی دنیا سمجھتے ہیں

جو صرف اتنا سمجھتے ہیں وہ آخر کیا سمجھتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

خوشی سے نذر غم دل جیسی نعمت کی نہیں جاتی

محبت آپ ہوتی ہے محبّت کی نہیں جاتی

☆☆☆☆☆☆☆☆

دونوں جہان تیری محبت میں ہار کے

لو جارہا ھے کوئی شبِ غم گزار کے

ویران ھے میکدہ جام و ساغر اداس ہیں

تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

☆☆☆☆☆☆☆☆

دونوں جہان تیری محبت میں ہار کے

لو جارہا ھے کوئی شبِ غم گزار کے

ویران ھے میکدہ جام و ساغر اداس ہیں

تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

☆☆☆☆☆☆☆☆

کی محبت تو سیاست کا چلن چھوڑ دیا

ہم اگر عشق نہ کرتے تو حکومت کرتے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جفا جو عشق میں * ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں

ستم نہ ہو تو محبت کا کچھ مزا ہی نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رودادِ محبت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

دو دن کی مسرت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

جب جام دیا تھا ساقی نے جب دور چلا تھا محفل میں

وہ ھوش کی مدت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبّت میں نہ دل باقی نہ ہے تاب و تواں باقی

ابھی حصہ میں ہیں کیا جانے کیا کیا سختیاں باقی عثمان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سماں درد محبّت کے جو قابل ہوتا،

تو کسی سوختہ کا آبلہ دل ہوتا

☆☆☆☆☆☆☆☆

کب تک کئیے جاؤں اسے پیار مسلسل؟

وہ شخص کئیے جاتا ہے انکار مسلسل

اسکو میری نفرت کا اندازہ نہیں شاید

اس شخص نے دیکھا ہے میرا پیار مسلسل!۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جس سے رہا آج تک آواز کا رشتہ

بھیجے میری سوچوں کو اب الفاظ کا رشتہ

ملنے سے گریزاں ہے نہ ملنے پہ خفا بھی

دم توڑتی چاہت ہے یہ کس انداز کا رشتہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ سانحہ بھی محبت کے سانحات میں تھا

جو دسترس میں نہیں تھا وہ ممکنات میں تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ اس کی سزا تھی یا میری، معلوم نہ ہوا

سلسلہ دوستی کا کب ٹوٹا، معلوم نہ ہوا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اک سمے کہ بعد نکھرا ہے میرے چہرے کا رنگ

!حادثے کتنے ضروری تھے جوانی کے لیئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اے دل! تجھے دشمن کی پہچان کہاں ہے؟؟

!!! تو محفل۔اے۔یاراں میں بھی محتاط رہا کر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوچتا ھوں کبھی تیرے دل میں اتر کر دیکھ لوں

کون بسا ھے تیرے دل میں ھمیں بسنے نھیں دیتا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نہ جانے کون سا آسیب دل میں بستا ھے

کہ جو بھی ٹھہرا وہ آخر مکان چھوڑ گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہائے مجبوریاں محبت کی

ہم نہ کرتے وفا تو کیا کرتے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

جب تیری آنکھوں کو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

جب سے تیرا نام لکھنے کی اجازت چھین گئ ہے

کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس سے تو بخدا شکایت بھی نہیں* ہے

وہ دوست جو واقفِ محبت ہی نہیں* ہے

اچھا ہے کہ تم ہوتے رہے وفا سے گریزاں

اس جنس کی بازار میں* قیمت بھی نہیں* ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دریاؤں سے کچھ ربط ہوا اِتنا زیادہ

پانی پہ لکھی لگتی ہے تقدیر ہماری

اے وقت! اِسے اپنی کسی موج پہ لکھ لے

مٹ جائے کہیں ہم سے نہ تحریر ہماری

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جو دیتا ہے ہر بات میں سمندر کی مثال

اس سے کہنا کبھی پانی میں اتر کر دیکھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میری رگوں میں مشرقی تہذیب تھی رواں

اس نے نجانے کیوں مجھے بزدل سمجھ لیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

اے جذبہء دل گر میں چاہوں، ہر چیز مقابل آجائے

منزل کے لئے دو گام چلوں، اور سامنے منزل آجائے

☆☆☆☆☆☆☆☆

! زندگی ویراں ملی ہے اسقدر

اڑ گئی سب خواہشوں کی تتلیاں

☆☆☆☆☆☆☆☆

منکشف آج تلک ہو نہ سکا

میں خلا ہوں کہ خلا ہے مجھ میں

☆☆☆☆☆☆☆☆

نہ جانے کون سا دکھ زہر بن کہ پھیلا ہے

جسے بھی دیکھو وہی شخص ہے اداس بہت

☆☆☆☆☆☆☆☆

نہیں مایوس یہ اقبال اپنی کشتِ ویراں سے

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت کی سوغات گراں مول ہے

بانٹنے والوں کو مگر ملتی ہے مفت

☆☆☆☆☆☆☆☆

اے محبت تیرے انجام پر رونا آیا

جانے کیا بات ہے کے تیرے نام پہ رونا آیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

یہی ہے زندگی کچھ خواب چند امیدیں

انہیں کھلونوں سے تم بھی بہل سکو تو چلو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس سفر میں دیکھ، گھل جاتا ہے مٹی کا بدن

مجھ سے ملنے کی نہ کوشش کر، نہ برساتوں میں آ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبتوں میں عداوتیں کیسی؟

چاہنا کسی کو تو پھر شکایتیں کیسی؟

جب تمھارا اس پر اعتبار ہے اتنا

تو ذرا ذرا سی بات پر وضاحتیں کیسی؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اب دل کے دریچوں پہ دستک نہ کوئی ہو گی

آ تجھ سے کریں باتیں، اے موسم۔اے تنہائی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ جانتے ہیں کہ تیری فطرت وفا سے نا آشنا ہے پھر بھی

تیری طرف سے لگائے رہتے ہیں اپنے دل کو تسلّیوں میں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کر لو

اب یہاں کوئی نہیں، کوئی نہیں آئے گا

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اک شخص ترسے گا مجھکو تمام عمر

! ! نصیب اسکے اسنے مجھے گنوانا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆

سنا ہے تقاضا اسکی فطرت نہیں

وہ اپنے مسئلے خود سلجھاتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

تعارف روگ ہو جائے تو اس کو بھولنا بہتر

تعلق بوجھ بن جائے تو اس کو توڑنا اچھا

وہ افسانہ جسے تکمیل تک لانا نہ ہو ممکن

اسے ایک خوبصورت موڑ دے کر چھوڑنا اچھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کے سب جھوٹ سچ سہی محسن

شرط اتنی ہے کہ وہ بولے تو سہی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اک کسک سی ہے دل میرے معلوم تو ہو

چھوڑ کر مجھکو وہ کس حال میں رہتا ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یوں لگتا ہے سوتے جاگتے اوروں کا محتاج ہوں میں

آنکھیں میری اپنی ہیں پر ان میں نیند پرائی ہے

دیکھ رہے ہیں سب حیرت سے نیلے نیلے پانی کو

پوچھے کون سمندر سے، تجھ میں کتنی گہرائی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں اور تیرے سنگ - آستاں پہ جھکوں

تو سب کچھ سہی، مگر میرا خدا نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

کہ رہا ہے شور اے دریا سے سمندر کا سکوت

جسکا جتنا ظرف وہ اتنا ہی خاموش

☆☆☆☆☆☆☆☆

احباب سے کہدو ذرا دامن کو بچائے

میں ڈوب رہا ہوں میرے نزدیک نہ آئیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

تو جو بدلا تو بدل گیے ہم بھی

پیار کرتے تھے بندگی تو نہیں

وقت کٹ جایے گا ہر صورت

تو کویی شرطِ زندگی تو نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مشکل کہاں تھے ترک-اے- تعلق کے مرحلے

اے دل! سوال مگر تیری زندگی کا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اے دوست ہم نے ترکِ تعلق کے باوجود

محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آہ بن کر سانسوں سے نکل آؤنگی

اور روکو گے تو آنکھوں سے نکل آؤنگی

بھول جانا مجھے اتنا آساں نہیں جاناں!

باتوں باتوں میں ہی باتوں سے نکل آؤنگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اے دوست، تو نے کیوں میرا ہاتھ نہ پکڑا

میں جب رستے میں بھٹکا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رابطہ پیڑ سے کٹ جاتا ہے جس وقت صفی

خشک پتے کو تو جھونکے کا بھی ڈر رہتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ فخر تو حاصل ہے; برے ہیں کہ بھلے ہیں

دو چار قدم ہم بھی تیرے ساتھ چلے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسے کہنا کہ پلکوں پر نہ ٹانکے خواب کی جھالر

سمندر کے کنارے گھر بنا کر کچھ نہیں ملتا

یہ اچھا ہے کہ آپس کے بھرم نہ ٹوٹنے پائیں

کبھی بھی دوستوں کو آزما کر کچھ نہیں ملتا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تجھ سے منسوب ہوئے تو یہ حسرت ہی رہی

ہم بھی کبھی اپنے حوالے سے پکارے جاتے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

!اسکی قسمت میں سدا چین ہی لکھنا یارب

وہ جو ہر بات پر دل میرا دکھادیتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نرم الفاظ بھی چبھ جاتے ہیں نشتر کی طرح

چوٹ پھولوں سے بھی لگ جاتی ہے پتھر کی طرح

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گر بچھڑنا پڑا تو پھر ملو گے کیسے

دل کی گہرائیوں سے اتنا کسی کو چاہا نہ کرو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

زندگی کاہے کو ہے، خواب ہے دیوانے کا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تو کس خیال میں ہے منزلوں کے شیدائی

انہیں بھی دیکھ جنہیں راستے میں نیند آئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تجھے یہ غم کہ میری زندگی کا کیا ہوگا

مجھے یہ ضد کہ مداوا نہ کرسکے تو بھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مداوا کون کر سکتا ہے غم دوراں کا

اپنے ہی دفنا آتے ہیں موت جب اتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

با کے قبر میں سب چل دئے دعا نہ سلام

ذرا سی دیر میں کیا ھو گیا زمانے کو؟۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں تیری درد کی طغیانیوں میں ڈوب گیا

پکارتے رہے تارے ابھرا ابھر کے مجھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نفرت کے طمانچے میرے رخسار تک آئے

انسان سے محبت کی سزا کتنی کڑی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تیرے جلو میں بھی دل کانپ کانپ اٹھتا ہے

میرے مزاج کو آسودگی بھی راس نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دل کسی حال میں قانع ہی نہیں جان فراز

مل گیا تو بھی تو کیا اور نہ جانے مانگے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت کرنے کی اتنی بڑی سزا ملی

کہ وہی مل گئی جسے چاہتا تھا میں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہاں کسی کو بھی کچھ حسب آرزو نہ ملا

کسی کو ہم نہ ملے اور ہمیں تو نہ ملا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بچھڑ کے تجھ سے ہزاروں طرف خیال گیا

تیری نظر مجھے کن منزلوں میں چھوڑ گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اک نہ اک دن ہجر کا موسم گزر ہی جائے گا

روک سکتا ہے کوئی کب وقت کی رفتار کو۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وفا کا بدلہ وفا سے دیتے ہیں لوگ

اب محبت کے اصولوں کو نہیں سمجھتے ہیں لوگ

محبت حاصل کرنے کا نام ہے تو

قربانی کا نام کیوں دیتے ہیں لوگ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں

جو جل اٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گو ہجر کے لمحات بہت تلخ تھے لیکن

ہر بات بعنوان طرب یاد رہے گی

☆☆☆☆☆☆☆☆

بھیس بدل کر فقیروں کا غالب

تماشہ اہل کرم دیکھتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

دیکھ جو تیر کھا کر کمیں گاہ کی طرف

تو اپنے ھی دوستوں سے ملاقات ھو گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆

بہت ہی سادہ ہے تو اور زمانہ ہے عیار

خدا کرے کہ تجھے شہر کی ہوا نہ لگے

☆☆☆☆☆☆☆☆

شہر والوں کی محبت کا میں قائل ہوں مگر

میں نے جس ہاتھ کو تھاما وہی خنجر نکلا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سنی گئی ہے فلک پر صدا خدا جانے

مری ندا نہیں سنتا خدا، خدا جانے

بجھی ہوئی ہے کسی مصلحت سے شمع زباں

جو دے رہا ہے مرا دل صدا خدا جانے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سنا ہے تقاضا اسکی فطرت نہیں

وہ اپنے مسئلے خود سلجھاتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناصر ہم کو رات ملا تھا، تنہا اور اداس

وہی پرانی باتیں اس کی، وہی پرانے روگ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیا ہی تھا خیال کہ آنکھیں چھلک پڑی

آنسوں کسی کی یاد کے کتنے قریب تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوچہ ءیار ہر فصل میں گزرے ہیں مگر

شاید اب جاں سے گزر جانے کا موسم آیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نظر میں ہے جلتے مکانون کا منظر

چمکتے ہیں جگنو تو دل کانپتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم اپنا حال کیا لکھیں وہی اندوہ موسم ہے

وہی ہم ہیں جہاں تازہ ہوا اب تک نہیں آئی

قبار نگین کر لی پتھروں کو چن لیا ہم نے

مگر لب پر ہمارے بد دعا اب تک نہیں آئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یارو یہ دور ضعف بصارت کا دور ہے

آندھی اٹھے تو اس کو گھٹا کہہ لیا کرو

☆☆☆☆☆☆☆☆